مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوّت

ہفت روزہ
کراچی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن اپنے دوسرے بھائی مومن کا آئینہ ہے

(ابو داؤد)

جلد ۳
۲ تا ۸ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۲ فروری تا یکم مارچ ۱۹۸۵ء
شمارہ ۳۶

خصائلِ نبویؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چاشت کی نماز

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حدثنا محمد بن المثنی حکیم بن ——— معویۃ الزیادی حدثنا زیاد بن عبید اللہ الربیع الزیادی عن حمید الطویل عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان: یصلی الضحیٰ ست رکعات۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلوٰۃ الضحیٰ یعنی چاشت کی چھ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ اختلاف اوقات کے لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوٰۃ الضحیٰ کی رکعات بھی مختلف ہیں۔ لہٰذا ان احادیث کو کچھ ایک دوسرے سے تعارض نہیں ہے۔ اسی لیے علماء نے لکھا ہے کہ کم از کم دوؔ رکعت اور بہتر یہ ہے کہ آٹھ رکعت یا بارہؔ رکعت پڑھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ تر آٹھ رکعت نقل کی گئی ہیں۔

۳۔ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا محمد بن جعفر انبانا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی قال ما اخبرنی احد انہٗ رای النبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم یصلی الضحیٰ الا اُم ھانی فانھا حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم دخل بیتھا یوم فتح مکۃ فاغتسل فسبح ثمانی رکعات ما راٰہٗ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم صلی صلوٰۃ قط اخف منھا غیر انہٗ کان یتم الرکوع والسجود۔

۴۔ عبدالرحمٰن ایک تابعی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صلوٰۃ الضحیٰ کی خبر نہیں پہنچائی۔ البتہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا تھا۔ ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور غسل فرما کر آٹھؔ رکعات نماز پڑھی۔ میں نے ان آٹھ رکعات سے زیادہ مختصر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی کوئی نماز نہیں لیکن باوجود مختصر ہونے کے رکوع، سجود پورے پورے فرما رہے تھے۔ یہ نہیں کہ مختصر ہونے کی وجہ سے رکوع اور سجدے ناقص ہوں۔

فائدہ عبدالرحمٰن رضؓ کے اس کہنے سے کہ حضرت ام ہانی رضؓ کے سوا کسی اور نے روایت نہیں کی یہ لازم نہیں آتا کہ یہ نماز حضرت ام ہانی رضؓ کے سوا کسی اور صحابی کو معلوم نہیں تھی۔ خود اسی باب میں چند صحابہ رضؓ کی روایات موجود ہیں۔ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ تو کہتے ہیں کہ صلوٰۃ الضحیٰ کی روایات اس کثرت سے موجود ہیں کہ تواتر تک پہنچ گئیں اور یہ پہلے معلوم ہو چکا کہ انیس ۱۹ صحابہ رضؓ سے یہ نماز منقول ہے البتہ عبدالرحمٰن رضؓ نے جن حضرات

باقی ص ۱۸ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

جلد نمبر ۳

شمارہ نمبر ۳۶

فہرست

۱۔ خصائل نبوی ؐ	حضرت شیخ الحدیث ؒ	۲
۲۔ گلدستہ	حضرت سید حسین صاحب مدظلہ	۴
۳۔ ابتدائیہ	مولانا سعید احمد جلالپوری	۵
۴۔ چند تجاویز	مولانا فاروق القاسمی	۷
۵۔ آخری آسمانی فیصلہ	مولانا تاج محمد مدظلہ	۹
۶۔ نفاذ اسلام	جناب سمیع اللہ صاحب	۱۱
۷۔ مسلم کی تعریف	جناب ظہیر احمد تاج	۱۵
۸۔ کاروان ختم نبوت		۱۷
۹۔ سانحات ارتحال		۱۹

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
امجد محمود

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ــــ ۷۰ روپے
ششماہی ــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: A/۲۰ سائرہ مینشن
ایم۔اے جناح روڈ۔ کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ملفوظات

حضرۃ اقدس سید حسین صاحب مدظلہ علی گڑھ گیا۔

خلیفہ مجاز حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب

گلدستہ معرفت

اصلاحِ نفس فرض عین ہے

فرمایا کہ یہ دور انتہائی فساد کا ہے، جس میں نفس اور اس کی شہوات ولذات قوی سے قوی تر ہو رہی ہے۔ جب کہ طالب کی روحانی طاقتیں ضعیف سے ضعیف تر ہو رہی ہیں لہذا نفس سے مصادمت سخت محال نظر آرہی ہے۔ چونکہ یہ انسان کے دم قدم کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ اس لیے اس سے ہر گھڑی چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ سوتے جاگتے کسی حال میں بھی اس کے مکائد سے غافل نہیں ہونا چاہیے، بس اسی میں خیر ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے کھڑے بیٹھے اور کروٹ میرا ذکر کرتے ہیں۔

کسی ضعیف طالب میں کب یارائی ہے کہ ایسے غنیم کا تنہا مقابلہ کر سکے جو ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے۔ یہ کبھی آنکھوں کو خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے۔ کبھی کانوں کو حرام باتوں کے سننے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ کبھی زبان سے لوگوں کی دل آزاری کراتا ہے۔ کبھی ہاتھ سے لوگوں پر ظلم کراتا ہے۔ عصر حاضر کے روز افزوں فتنے از قسم عریانی و بے پردگی اس کے مشتعل کرنے کے لیے چہار طرف موجود ہیں۔ الغرض نارِ دوزخ میں دھکیلنے کا ہر وقت موقع اس کو حاصل ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ بچالیں۔ یہ ان کا بہت بڑا کرم ہے ہاں ایک بات ہمت افزا ہے۔ جو اس دشمن جان و ایمان کے خلاف ڈھال بن سکتی ہے اور وہ ہے شیخ کامل کی صحبت کیونکہ وہ اس نفس کی عیاری اور چالبازی سے خوب واقف ہوتا ہے اسی لیے حضرت مولانا رومیؒ نے بہت پرزور نصیحت فرمائی ہے۔

نفس نتواں کشت إلّا ظلِ پیر

دامنِ ایں نفس کش را سخت گیر

الغرض نفس کو سوائے پیر کی مدد کے ہرگز نہیں مارا جا سکتا، لہذا جب ایسا نفس کش دوست مل جائے تو اس کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ جب بھی اس سے الگ ہوگے یہ خونخوار درندہ جسے نفس کہتے ہیں فوراً اپنے دانت تمہارے دین و ایمان کو ڈسنے کو گاڑے گا۔ کیونکہ شیخ کامل کا وجود اللہ کا سایہ ہے، اس کی صحبت سے دوری گو عارضی ہی سہی اور گو عذر کے ساتھ کیوں نہ ہو نقصان سے خالی نہیں۔ بقول حضرت حکیم الامتؒ کے اس زمانہ میں اہل اللہ کی صحبت فرض عین کا درجہ رکھتی ہے اس لیے کہ یہ ایمان کی سلامتی کا ذریعہ ہے اور اس تعلق کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ کوئی جادو اثر نہیں کرتا۔

چونکہ نفس کو خوب خبر رہتی ہے۔ کہ جب تک یہ تعلق باقی رہے گا۔ میرا وار کارگر نہیں ہو سکے گا، اس لیے اب اس کے پاس ایک ہی حربہ رہ جاتا ہے کہ شیخ کے خلاف وسوسہ ڈال کر ورغلائے، اس لیے لازم ٹھہرا کہ اپنا کچا چٹھا شیخ کو بتلاتا رہے اور وہ جو تعلیم کرے اس پر بلا چون و چرا عمل کرتا رہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا نہ کیا تو نفس کی زد سے ایمان کی سلامتی مشکل ہے۔ کیونکہ چاروں طرف نفس کی مدد کے لیے فتنے اور فتنہ گر موجود ہیں اور شہوات

باقی صفحہ پر

ابتدائیہ

مرزا طاہر سے ایک سوال

حال ہی میں ہالینڈ سے مرزائی راہنما مرزا طاہر کے ۱۲ اگست ۱۹۸۴ء کے جمعہ کے اجتماع کے خطاب کی کیسٹ دستیاب ہوئی ہے جس میں مرزا طاہر کی پوری تقریر کا جواب تو کسی دوسری صحبت پر اٹھا رکھتے ہیں البتہ سردست تقریر کے اس حصہ پر چند گذارشات کی جاتی ہیں جس میں مرزا صاحب کو پاکستانی مسلمانوں عموماً علماً حقانی اور جناب صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق سے خصوصاً یہ شکایت ہے کہ پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ میں ان کے پیشوا (مرزا غلام احمد قادیانی) کو گستاخ رسول کہا گیا ہے۔ جو سراسر افتراء اور جھوٹ کا پلندا ہے۔ اور جماعت احمدیہ اور ان کے پیشوا پر یہ الزام جھوٹا، بیہمانہ اور ظالمانہ ہے۔ کیونکہ ان کے خیال میں مرزا غلام احمد نے تو انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و محبت کا طریق سکھایا ہے۔ اور وہ تو یہاں تک کہتے تھے کہ "میرا کوئی مقام نہیں مگر یہی کہ میں خاک پائے مصطفےٰ ہوں۔" (اقتباس تقریر ہالینڈ)

ہم مرزا صاحب کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے انہیں مرزا غلام احمد کے ان دعووں کی طرف توجہ دلائیں گے جس میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا:

الف: کہ مرزا افضل الرسل ہے کیونکہ آسمان سے کئی تخت اترے مگر مرزا کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (تذکرہ)

ب: اور یہ کہ مرزا قادیانی کے زمانہ کی روحانیت محمد رسول اللہ علیہ وسلم سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی روحانیت پہلی رات کے چاند کی طرح ناقص اور بے نور تھی۔ اور مرزا کے زمانہ کی روحانیت چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور کامل ہے۔ حضور کا زمانہ روحانی ترقیات کا پہلا قدم تھا۔ اور مرزا کا زمانہ روحانی ترقیات کی آخری معراج ہے۔ (خطبہ الہامیہ)

ج: اور یہ کہ اس کے لیے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے (مرزا کے) لیے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص۷۱)

اب مرزا صاحب خود ہی بتلائیں کہ مرزا جی کے ان ارشادات میں کس کو صحیح تسلیم کیا جائے کیونکہ جیسے دونوں کی تصویب میں اجتماع ضدین ہے تو کسی ایک تغلیط سے بھی مرزا صاحب کا کذب اور ان کی دورویہ پالیسی سے ان کی منافقت ثابت ہوتی ہے۔ اور منافق کو عاشق رسول تسلیم کرنا کسی طور پہ قرین عقل و قیاس نہیں۔ اس کے برعکس اگر مرزا طاہر صاحب، مرزا غلام احمد اور ان "ارشادات کی تطبیق میں افضلیت

کے قول کو منسوخ مانتے ہیں تو ہم ان سے صرف یہ پوچھنا چاہیں گے کہ کیا کوئی ایسی مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ کوئی امتی ایک عرصہ تک تو نبی سے افضل رہا ہو مگر بعد میں کسی ذریعہ سے فضول قرار پائے اور اس کے ایمان میں کوئی خلل نہ آیا ہو۔ "ہاتوا برھانکم ان کنتم صادقین" اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ اگر مرزائی امت کو کچھ بھی حق کا پاس ہے تو ہمارے اس سوال کا جواب دے اور مرزا غلام احمد کی ان عبارتوں کے تعارض کو ختم کر دکھائے۔ ورنہ محض دجل و فریب سے عالمی برادری کو دھوکہ دینا جادو بیانی تو ہو سکتی ہے (جس میں ہمارے خیال میں مداری مرزا صاحب سے کہیں آگے ہیں) حقائق سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ مرزا طاہر کی ایک گھنٹہ کی پوری تقریر اسی طرح کی ہرزہ سرائیوں کا پلندہ ہے۔ جس کے ایک ایک لفظ سے ملک و ملت کی دشمنی ٹپکتی ہے ہم حکومت سے گذارش کریں گے۔ کہ ایسی کیسٹوں کی جن ذرائع سے درآمد ہوتی ہے ان کی کڑی نگرانی کی جائے۔ اور انٹرپول کی مدد سے مرزا طاہر پر مقدمہ قائم کرکے گرفتار کیا جائے اور اسے ملک غداری کے جرم میں پھانسی کی سزا دی جائے۔

سید احمد جمیل بورانا

قادیانی پارٹی کے حامی لیڈروں اور سیاسی پارٹیوں پر پابندی لگائی جائے

تمام سیاسی لیڈروں اور سیاسی جماعتوں کو انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دینے سے عقیدۂ ختم نبوت کا ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔

قادیانی پارٹی کے حامی لیڈروں اور سیاسی پارٹیوں پر پابندی لگانے کا صدر مملکت سے پرزور مطالبہ۔ صوبہ سندھ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے کنوینر و مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے راہنما علامہ حمادی اور مقامی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے متعدد راہنماؤں نے تمام سیاسی لیڈروں کو انتخابات میں حصہ لینے کی عام اجازت پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے صدر مملکت سے پرزور مطالبہ کیا ہے۔ کہ جن سیاسی لیڈروں اور سیاسی جماعتوں نے قادیانی آرڈیننس کی مذمت قادیانیوں کی حمایت کی ہے۔ ان پر انتخابات میں حصہ لینے کی سخت پابندی عائد کی جائے۔ اس لیے کہ یہ حضرات جب کہ اقتدار سے باہر ہیں تب بھی قادیانی آرڈیننس کی مذمت اور قادیانیوں کی حمایت کر چکے ہیں۔ اور جب یہ اقتدار میں آئیں گے تو قادیانیوں کو اصلی مسلمان اور امت مسلمہ اور علماء اسلام کو حقیقی کافر قرار دینے میں کوئی تاخیر نہیں کریں گے۔

اب آنے والی اسمبلی میں قادیانی نواز لیڈر پہنچیں گے تو رہی سہی کسر بھی نکل جائے گی۔ جن حضرات نے اقتدار پہ آنے سے قبل ہی قادیانیوں کو مظلوم اور حمایت کا حقدار قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ الیکشن میں ایسے حضرات کے لیے قادیانی اپنے خزانوں کے منہ کھول دیں گے۔

اگر خدانخواستہ یہ سانحہ ہوگیا تو اس وقت تک فتنۂ قادیانیت کو مٹانے کے لیے ہونے والی پیش رفت یکسر بے اثر اور ایک ڈھونگ ہو کر رہ جائے گی۔

مجلس کے انتخابات

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا سہ سالہ انتخاب سر پر ہے۔ ملک بھر کی تمام مقامی مجالس کے احباب اور مبلغین سے درخواست ہے کہ وہ مقامی رکنیت سازی اور مقامی انتخابات فوری مکمل کرکے مجلس کے مرکزی دفتر کو مطلع کریں۔ تمام مقامی مجالس و مبلغین جن کے پاس رکنیت کی بکیں موجود ہیں وہ مکمل کرکے بھیجیں۔ جن حضرات کو مزید رکنیت سازی کی بکیں درکار ہوں۔ وہ فوری دفتر مرکزیہ سے طلب کریں۔

مجالس اپنے انتخابات کے ساتھ مرکز کی مجلس عمومی کے لیے دستور کی دفعہ ۵ کی ذیلی شق ۸ کے مطابق اس حساب سے اپنے نمائندے منتخب کرکے ان کے نام و مکمل پتہ ڈاک سے مطلع کریں۔

اراکین کی تعداد کے لحاظ سے ۲۵ ممبران سے ۱۰۰ ممبران تک مرکز کے لیے ایک مجلس عمومی کا نمائندہ اور سو ۱۰۰ سے زائد کی صورت میں ہر سو ۱۰۰ پر ایک نمائندہ منتخب کریں۔ مرکز کے لیے نمائندگان، مقامی عہدیداران کے نام و پتہ سے فوری مطلع کریں۔

محمد شریف جالندھری

ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان

مولانا فاروق القاسمی

قادیانیت کے سدباب کیلئے

چند تجاویز

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ صدر محترم نے قادیانی جماعت کے فتنہ کے سدباب کے لیے آرڈیننس جاری کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید جہاد کی ضرورت ہے۔ اس لیے میں چند ایک تجاویز پیش کر رہا ہوں۔

۱ آرڈیننس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے تمام اسلامی ممالک کے علماء کو کثیر تعداد میں کاپیاں بھیجنی چاہییں۔

۲ اسلامی ممالک میں متعین پاکستان کے سفیروں کو بلایا جائے اور اسلامی ممالک کے مذہبی امور کے وزراء کو آرڈیننس کی کاپی دی جائے تاکہ اسلامی ممالک میں اس قسم کے آرڈیننس جاری ہوں۔

۳ پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں قادیانیوں کے معابد اور تبلیغی مراکز کو مع تمام فنڈ و جائیداد اوقاف کے سپرد کیا جائے کیونکہ محکمہ اوقاف کو پورا اختیار ہے کہ وہ مسلمانوں کی مساجد اور غیر مسلم کی عبادت گاہوں کو اپنی تحویل میں لے۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ قادیانی معابد کی شکل و صورت اور کارکردگی میں تبدیلی نہیں کریں گے اور اس طرح آرڈیننس کو غیر مؤثر بنائیں گے۔ یہ کاروائی خفیہ طور پر کی جائے۔

۴ اگر سیاسی جماعتوں پر پابندی لگ سکتی ہے اور ان کے دفاتر سربمہر کیے جا سکتے ہیں تو امن و امان قائم رکھنے کے لیے قادیانی جماعت کے تبلیغی مراکز اور دفاتر کو کچھ عرصہ کے لیے بند کیا جا سکتا ہے۔ یہ پالیسی تمام اسلامی ممالک کو اپنانی چاہیے اس طرح قادیانیوں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی بلکہ ان کا تحفظ ہو گا۔

۵ ملٹری، پولیس اور سرکاری، نیم سرکاری محکموں میں ملازم بھرتی کرنے کے لیے قادیانی افسران کو ہرگز تعین نہ کیا جائے کیونکہ وہ ایسے لوگوں کو کثرت سے بھرتی کرتے ہیں جو قادیانی ہوں یا ان کی جماعت میں شامل ہونے کے لیے رضامند ہو جائیں۔ اس طرح مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی ہوتی ہے۔

۶ ہر طرح سے ربوہ کی مرکزی حیثیت کو ختم کیا جائے جس طرح بڑے بڑے زمینداروں سے گورنمنٹ نے اراضی کی اصلاحات سے زمینیں واپس لی ہیں۔ اسی طرح قادیانیوں سے ربوہ کی زمینیں واپس لی جائیں۔ اس معاملہ کا قانونی جائزہ لیا جائے۔

۷ مرتد کی سزا قتل کا قانون جلد از جلد نافذ کرایا جائے تاکہ عیسائیت اور قادیانیت کا سدباب ہو۔

۸ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر مذہب بھی درج کیا جائے تاکہ یہ لوگ اسلامی ممالک کو دھوکہ نہ دے سکیں۔

۹ جہاد کے متعلق کثیر لٹریچر شائع کیا جائے تاکہ مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ پیدا ہو اور قادیانیوں

کی تبلیغ کا رد ہو۔

(۱۰) اس آرڈیننس پر عمل درآمد کرانے کے لیے ہر علاقہ میں کونسلر، مساجد کے علماء اور شرفاء کا ایک وفد مقرر ہونا چاہیے۔ جو آرڈیننس کی خلاف ورزی پر ہر تھانہ میں ایف آئی آر درج کرائے۔

(۱۱) ہر شہر میں وکلاء کی ایک کمیٹی ہونی چاہیے جو ان مقدمات کی پیروی کرے۔

(۱۲) قادیانی کئی بڑے حکام، صاحب ثروت اور تاجروں کو قادیانی مشہور کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کا قادیانی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے تاکہ لوگ ان کی جماعت سے مرعوب ہوں۔ اگر کوئی مسلمان ایسا پروپیگنڈہ سنے تو مزید تحقیق کر کے ان کے باطل کو بے نقاب کیا جائے۔

(۱۳) ہر علاقہ، محلہ، کالج اور اسکول میں قادیانیوں کی فہرستیں بنائی جائیں تاکہ قادیانیت کی رد میں ایسے لوگوں کو لٹریچر تقسیم کیے جائیں تاکہ ڈھل مل اور گمراہ قادیانی اسلام کی طرف لوٹ آئیں۔

(۱۴) کئی قادیانی صنعت و تجارت کے محکموں میں موثر عہدوں پر فائز ہیں اور نئی انڈسٹری لگانے کے لیے اپنی جماعت کی پوری مدد کرتے ہیں جس سے مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی ہوتی ہے۔ جس طرح یورپ اور امریکہ میں یہودی پریس، اخبارات، بنکوں اور تجارت وغیرہ پر چھائے ہوئے ہیں اسی طرح قادیانی پاکستان اور اسلامی ممالک میں اپنے قدم جما رہے ہیں۔ اس لیے تمام قادیانی صنعتوں اور فیکٹریوں کی فہرست بنائی جائے تاکہ آئندہ بے انصافی نہ ہو۔

(۱۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر مسلموں یعنی عیسائیوں، یہودیوں، مشرکوں وغیرہ کے مذاہب کو باطل ثابت کر کے صرف کافر قرار نہیں دیا تھا بلکہ ان کو حق کی دعوت دی تھی اور اسلام میں داخل کرنے کے لیے کامل جدوجہد کی تھی اس لیے ہماری اولین کوشش یہ ہونی چاہیے کہ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دے کر مسلمان بنایا جائے ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے اور امن و امان قائم رکھا جائے۔ صرف ان قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کرنے پر غور کیا جائے جو آرڈیننس پر عمل درآمد کرنے میں رکاوٹ بنیں یا متشدد ہوں۔

اس جماعت میں تین قسم کے قادیانی ہیں۔

(۱۶) اول وہ لوگ جو مرزا غلام احمد کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، اس جماعت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں بڑی تنخواہیں لیتے ہیں اور انہوں نے بڑی جائیدادیں حاصل کیں۔ ان میں کئی لوگ غیر اسلامی ملک کی طرف سے جاسوسی کرتے ہیں اور مالی مفاد و سیاسی شہرت حاصل کرتے ہیں۔ ان کا دولت مند قادیانی گھرانوں کے ساتھ شادیوں کے ذریعے مضبوط رشتہ ہے۔ ان کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے ایسے لوگ مالی مفاد، انا اور ضد کی وجہ سے قادیانیت ترک نہیں کریں گے اس لیے ان پر وقت صرف کرنا بے سود ہوگا۔

(۱۷) دوسرے درمیانی طبقہ کے قادیانی جو ملازمت اور شادیوں کے ذریعے قادیانیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور حکومت کے اعلیٰ قادیانی افسران سے فائدہ اٹھانے کے لیے اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ وہ اب قادیانیت کے دلدادہ نہیں رہیں گے۔ کیونکہ وہ مفاد حاصل کرنے کی بجائے حکومت اور سوسائٹی میں بدنامی اور سخت تنقید کا مرکز بنیں گے۔ ایسے لوگوں کو اسلام کی پرزور دعوت دینی چاہیے ان سے قریبی رابطہ قائم کرنا چاہیے۔ ان کو ہدایت پر لانے کے لیے پوری کوشش کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

(۱۸) تیسرے قسم کے قادیانیوں کی کثرت بیرون ممالک اور افریقہ میں ہے جو اسلام میں بے علمی کی وجہ سے اور قادیانیت کو اسلام سمجھ کر داخل ہوگئے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کو جن میں نوجوان بھی شامل ہیں۔ قادیانیت کو بے نقاب کر کے اسلام

باقی

باقی صفحہ ۱۸ پر

آخری آسمانی فیصلہ

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری بمقابلہ مرزا غلام احمد

مولانا تاج محمد صاحب. مدرس قاسم العلوم فقیروالی

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ ان معروف شخصیتوں میں سے تھے۔ جنہوں نے زندگی بھر عوام کو مرزا صاحب کی سیاہ زندگی سے روشناس کرایا۔ ان کا اپنا پرچہ ہفت روزہ "اہلحدیث" امرتسر سے نکلتا تھا۔ جس کے ابتدائی صفحات مرزائیت کے وقف تھے۔ اس کے علاوہ مولاناؒ نے قادیانیوں کے خلاف بے شمار تقریریں اور مناظرے کیے۔ ہر ایک مناظرہ میں قادیانیوں کو شکست فاش دی۔ موضع "مد" ضلع امرتسر کا مناظرہ بہت مشہور ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد نے اپنے چوٹی کے عالم سرور شاہ کو مناظرہ کے لیے چن کر بھیجا۔ اس مناظرہ میں مولانا ثناء اللہ صاحبؒ نے مرزائیت کے ایسے بخیے ادھیڑے کہ سرور شاہ کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ اس مناظرہ کے بعد مولانا نے اپنی سرگرمیاں تیز سے تیز تر کر دیں۔

مرزا غلام احمد نے مارچ ۱۹۰۷ء میں "قادیاں کے آریہ اور ہم" کے عنوان سے ایک رسالہ شائع کیا۔ اس کے آخر میں مولانا ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ

"ہمارے کذب پر حلف اٹھاؤ اور پھر اس کا انجام دیکھو"

مولوی صاحب نے اس کا جواب اپنے اخبار اہلحدیث میں ۲۹ مارچ کو دیا اور اعلان کیا کہ "میں کذب مرزا پر قسم اٹھانے کو تیار ہوں"۔ مرزا صاحب نے فوراً اخبار بدر قادیان ۴ اپریل ۱۹۰۷ء میں اعلان کر دیا کہ "یہ مباہلہ حقیقۃ الوحی شائع ہونے کے بعد ہوگا" لیکن حقیقۃ الوحی شائع ہونے سے قبل ہی مرزا صاحب نے ایک اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کر دیا۔ یہ اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۱۸ پر درج ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بخدمت جناب ثناء اللہ صاحب! مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ مجھے ہمیشہ مردود، دجال کذاب اور مفسد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ نے دنیا بھر میں میری نسبت یہی مشہور کر دیا ہے کہ میں دجال، دھوکہ باز اور خائن ہوں۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا ہے۔ مگر چونکہ میں مامور خدا ہوں اور آپ مجھ پر افتراء کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں۔ اور سلسلہ کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔

اگر میں ایسا ہی مفتری کذاب دجال ہوں۔ جیسا کہ آپ کہتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور اگر میں سچا ہوں تو خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ کذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔

اگر میری زندگی میں آپ پر طاعون یا ہیضہ وارد نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔

میں خدا تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور زاری سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے۔ اسے بہت جلد طاعون یا ہیضہ سے مار

کر دوسرے فریق کو خوش کر۔

اے میرے مولا میں تیری رحمت اور تقدس کا دامن پکڑ کر دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھالے۔ یا کسی ایسی آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی بقلم خود

مرزا صاحب کے مندرجہ بالا اشتہار کے دس یوم بعد اخبار بدر قادیان میں مرزا صاحب کے یہ الفاظ درج ہوتے۔

"مرزا صاحب نے فرمایا: زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے۔ اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس طرف ہوئی رات کو توجہ اس طرف تھی۔ اور رات کو الہام ہوا اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔"

مرزا صاحب کے بالا بیان سے دو باتیں ثابت ہوئیں پہلی بات یہ کہ اس دعا کی بنیاد خدا کی طرف سے تھی۔ دوسرے یہ کہ خدا نے اس دعا کی قبولیت کا الہام کر دیا تھا۔

۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوئی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب کے نام ایک خط لکھا کہ آپ نے اشتہار دیا تھا کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس میں مباہلہ کے لیے تمام عالموں کو دعوت دی ہے۔ اور شرائط مفصل لکھی ہیں۔ جس کو وہ کتاب نہ ملی ہو وہ منگالے۔ چونکہ اس میں میرا ذکر بھی تھا۔ اس لیے آپ کتاب مذکور بھیجئے تاکہ حسب منشاء آپ کے مباہلہ کی تیاری کروں۔ اس کا جواب مرزا صاحب کے سررشتہ دار مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار بدر ۱۳ جون میں یہ دیا کہ

"آپ کا خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچا۔ جس کے جواب میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی طرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا جس وقت مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا۔ تاکہ مباہلہ سے پہلے پڑھ لیتے۔ مگر چونکہ آپ نے اپنے واسطے تعین عذاب کی خواہش ظاہر کی اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لیے فرار کی راہ نکالی۔ اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو اور راہ سے پکڑا اور حضرت حجۃ اللہ مرزا صاحب کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کی اور دوسرا طریق اختیار کیا۔"

اس کے بعد اخبار بدر قادیان ۲۲ اگست کی اشاعت میں یہ مضمون شائع ہوا کہ

"حضرت اقدس نے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان سے ایک اشتہار دیا۔ جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ نہ کہ مباہلہ ہے۔"

چند دنوں کے بعد ستمبر کے مہینہ میں مرزا صاحب کا لڑکا مبارک احمد فوت ہو گیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحبؒ نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا کہ آپ نے دعا میں کہا تھا کہ جھوٹے پر موت آئے یا موت کے برابر کوئی تکلیف۔ جوان بیٹے کا مرجانا بھی آپ کی موت کے برابر ہے۔ مرزا صاحب نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو بذریعہ اشتہار یہ جواب دیا کہ ہمارا لڑکا اس مباہلہ میں شامل نہیں۔

خدائی فیصلہ

اللہ تعالیٰ کی نظروں میں چونکہ مرزا قادیانی کذاب دجال تھا۔ اس لیے اپنی دعا کے پورے ایک سال ایک ماہ گیارہ دن

باقی ص ۲۱ پر

تحریر جناب سمیع اللہ صاحب اسلام آباد

آخری قسط

نفاذ اسلام اور اصلاح معاشرہ کے بنیادی تقاضوں کے بارے میں چند تجاویز

سیگرٹ نوشی کو دفاتر اور اشتہارات میں بند کرنے کی ضرورت اور تمباکو کی کاشت پر پابندی لگانے کی تجویز

ہمارے ملک میں تمباکو نوشی میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ یہ صورت حال تشویش ناک ہے اس لیے ضروری ہے کہ تمباکو نوشی ترک کرنے کی بعض اہم وجوہات کی طرف ذرائع ابلاغ کے ذریعے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جسمانی نقصان

تمباکو نوشی سے مختلف امراض جنم لیتے ہیں۔ مثلاً سرطان، خون کی کمی، قوت مردمی میں کمی، دانت اور مسوڑوں کے امراض، گلے اور چھاتی کی بیماریاں اور نظام ہضم کی خرابی وغیرہ۔ ماہرین کے اندازہ کے مطابق ہر سال دس لاکھ انسان سگریٹ نوشی کی وجہ سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔

۲۔ مالی نقصان

جو رقم تمباکو نوشی پر خرچ ہوتی ہے۔ وہ اگر بال بچوں کی تعلیم و تربیت پر خرچ ہو تو کہیں بہتر ہے۔ بسا اوقات عادی لوگ بچوں کا پیٹ کاٹ کر اپنا نشہ پورا کرتے ہیں۔ اگر اندازہ لگایا جائے کہ ایک سال میں ایک مرد کی تمباکو نوشی پر کتنا خرچ ہوتا ہے اور جب سے وہ اس عادت میں مبتلا ہے تو دولت کے ضیاع کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فضول خرچ کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ کتنی سخت وعید ہے۔

۳۔ روحانی نقصان

گو ہند و پاکستان کے فقہاء تمباکو نوشی کو مکروہ تحریمی گردانتے ہیں مگر عرب فقہاء علماء ــــــــ کے ہاں یہ ناجائز ہے۔ تمباکو نوشی والے کو عبادات میں یکسوئی حاصل نہیں ہوسکتی خاص کر رمضان المبارک کے روزے اس پر بہت گراں ہوتے ہیں اور پھر ہر وقت منہ سے بدبو آتی رہتی ہے۔ جس کو حضور ؐ نے بہت ناپسند فرمایا ہے اور حتیٰ کہ کچے پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے تاکہ بدبو کی وجہ سے دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل نہ پڑے۔

ان عظیم نقصانات کے تحت حکومت کو حسب ذیل سفارشات برائے غور و ضروری کارروائی پیش کی جاتی ہیں

(۱) سرکاری اداروں اور تعلیمی اداروں میں سگریٹ نوشی پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ اس سے سگریٹ نوشی کی حوصلہ شکنی ہوگی بلکہ یہ مثال غیر سرکاری اداروں کے لیے بھی مشعل راہ ہوگی۔

(۲) سرکاری مہمانوں وغیرہ کو سگریٹ کیس، ایش ٹرے اور سگریٹ لائٹر بطور تحفہ نہ پیش کیے جائیں۔

تمباکو نوشی کرنے والے بالعموم بعد میں دوسری خباثات مثلاً ہیروئن وغیرہ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس وجہ

سے افیون چرس وغیرہ کا استعمال ملک میں پہلے سے کہیں زیادہ ہو رہا ہے۔ اور اس مہلک وبا سے ساری مغربی دنیا چیخ اُٹھی ہے۔ اس لیے تمباکو نوشی پر پابندی سے منشیات کے استعمال میں بھی کمی آئے گی۔

(۳) پبلک ٹرانسپورٹ میں تمباکو نوشی کی قواعد کے ذریعہ ممانعت ہے۔ مگر عملاً اس کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اسے سختی سے نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔

(۴) اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر سگریٹوں کے مختلف برانڈ کے اشتہارات ممنوع قرار دیئے جائیں۔ کیونکہ جس انداز سے یہ اشتہارات دیئے جا رہے ہیں۔ اس سے نوجوان نسل کے اندر سگریٹ نوشی کو بطور فیشن کے اپنانے کی زبردست ترغیب ہوتی ہے۔

(۵) حکومت تمباکو نوشی کی کاشت پر پابندی لگائے اور زیادہ رقبہ اناج کی پیداوار کے لیے وقف کرے تاکہ ملک سے اشیائے خوردنی کی قلت ختم ہو اور ضروریات زندگی لوگوں کو سستے داموں مہیا ہو سکیں۔

اسلام میں صرف دو ہی گروہ ہیں۔ حزب اللہ اور حزب الشیطان۔ تمباکو نوشی سمیت خبائث کے استعمال سے انسان حزب اللہ سے نکل کر حزب الشیطان میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس لیے حکومت تمباکو نوشی کے انسداد کے لیے قانون وضع کرکے اسے قابل تعزیر جرم قرار دے سکتی ہے کہ حدیث نبوی ہے "ہر نشہ لانے والی چیز خمر ہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔" (مسلم) تاکہ لوگ اس قبیح عادت کو چھوڑ کر صحت و تندرستی حاصل کرکے ملک و ملت کے قیمتی سرمایہ کو تلف ہونے سے بچائیں اور اپنی آخرت کی زندگی کو سنوارنے کی فکر کریں۔

مکمل امتناع شراب کا قانون نافذ کیا جائے

سابقہ حکومت کے دور میں شراب اور گھوڑ دوڑ کی آڑ میں جوابازی پر پابندی لگی تھی۔ لیکن موجودہ حکمران جو اسلام کا بار بار نام لیتے تھکتے نہیں ان کے عہد حکومت میں اس پابندی کا خاتمہ حیرت انگیز اور افسوسناک ہے۔ انہوں نے سیاحت کی ترقی کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ملک بھر کے ہوٹلوں میں غیر ملکیوں کے لیے شراب پینے کی پابندی ختم کر دی گئی تاکہ قومی سیاحت و ثقافت کو فروغ ملے۔

موجودہ حکومت روز اوّل سے ہی دو عملی اور دو ذہنی کی پالیسی پر گامزن ہے جس نے اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ حکومت نے جو سیاحوں اور غیر مسلموں کے لیے شراب کی فروخت دے رکھی ہے اس سے نام نہاد مسلمان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پاکستان کی ایک مسیحی تنظیم کے سروے کے مطابق اقلیتوں کے نام پہ حاصل کی گئی ساٹھ فی صد شراب مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ ملک میں شراب کے استعمال میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق پچھلے مالی سال ۸۳-۱۹۸۴ء میں ایک کروڑ بارہ لاکھ کی شراب درآمد کی گئی جب کہ سابقہ سال میں اس سے کہیں کم تھی جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ شراب کے استعمال اور استعمال کرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے

حکومت نے اقلیتوں کے لیے شراب کی فروخت کے لیے جو لائسنس دے رکھے ہیں۔ اس کی آڑ میں شراب کا کاروبار کھلے عام کیا جا رہا ہے اور مسلمان بھی بڑی آسانی سے شراب حاصل کر لیتے ہیں۔ حالانکہ پاکستان میں بسنے والی کسی بھی اقلیت کے مذہب میں شراب حلال نہیں۔ اور اقلیتی فرقے اور رہنما بھی متعدد بار مطالبہ کر چکے ہیں کہ ملک میں مکمل امتناع شراب کے قوانین نافذ کیے جائیں۔ لیکن بیوروکریسی میں موجود بعض عیاش فطرت اور شرابی افسران مکمل امتناع شراب کے سلسلے میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔

شراب اور دیگر منشیات جس تیزی سے نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہیں، وہ انتہائی تشویشناک ہے ہوٹلوں اور دیگر جگہوں پہ شراب اور دیگر منشیات عام مل،

جاتی ہیں۔ بعض لادین سرکاری عناصر کی سرپرستی کی وجہ سے فحشیات قماربازی اور فحاشی کے اڈے بغیر کسی روک ٹوک چل رہے ہیں۔ اگر حکومت نفاذ اسلام میں مخلص ہے تو اسے بدی کی قوتوں کو کچلنے کے سلسلے میں کسی مصلحت یا اندیشہ کا خیال نہیں کرنا چاہیے۔ اور بلا مزید تاخیر شراب پر مکمل پابندی عائد کرکے ملک میں موجود تمام ذخائر تباہ کیے جائیں۔ جیسا کہ حال ہی میں سوڈان اور کویت نے کیا ہے۔ جہاں علی الترتیب شراب کے ذخائر کو دریائے نیل اور ریگستان میں بہاکر مدینۂ نبوی کی روایت کو زندہ کیا گیا۔

قادیانیوں کے بارے میں سروے کا المیہ

عوام کے دلوں میں یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے وفادار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عوام کے اندر قادیانیوں کی بابت ایک خاص اور شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔

قادیانی حضرات سے مسلمانان پاکستان کس درجہ بیزار ہیں اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ کسی شخص سے متعلق صرف اتنا کہہ دیا جائے کہ وہ قادیانی ہے تو لوگ اس سے بدظن ہوجاتے ہیں۔ چاہے اس شخص میں خوبیاں ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن اس عوامی نفرت و بیزاری کے باوجود یہ حیرت کا مقام ہے کہ قادیانی حضرات ہماری بیوروکریسی میں اہم اور کلیدی پوزیشنوں پر فائز ہیں اور یہ فرقہ اقلیت میں ہونے کے باوجود دن بدن منظم اور ہماری گردنوں پر سوار ہوتا چلا جارہا ہے۔

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اس میں تو غیر مسلموں کو اہم انتظامی آسامیوں پر سرے سے لگانا ہی غلط ہے۔ یہ کوئی تعصب کی بات نہیں ایک مسلمہ اصول کی بات ہے۔ کسی نظریہ کو قائم کرنے کے لیے لازم ہے کہ عنان اقتدار انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو اس نظریہ کے نہ صرف قائل ہوں بلکہ اس پر سختی سے عمل کرنے والے بھی ہوں، کیا ہم یہ باور کر سکتے ہیں کہ اسلامی نظام غیر مسلم نافذ کریں گے؟ پاکستان کی یہ بدقسمتی ہے کہ قادیانی حضرات اپنی عددی مناسبت سے بھی کہیں زیادہ تعداد میں اہم اسامیوں پر فائز ہیں۔ حالانکہ پاکستان کی نظریاتی سالمیت کے تحت انہیں بیوروکریسی، فوج، عدلیہ اور نظام تعلیم وغیرہ میں سرے سے کوئی اہم اسامی ہی نہ ملنی چاہیے تھی۔

قادیانیوں کے بارے میں عوام کے شدید ردعمل کے تحت اکتوبر ۱۹۸۴ء سے حکومت کے ایما پر سرکاری محکموں میں قادیانیوں کا سروے (یعنی تعداد، ان کے گریڈ وغیرہ) کیا جا رہا ہے۔ لیکن احبابات کا شدید خطرہ ہے کہ جس بیوروکریسی پر قادیانی مسلط ہیں وہ کیسے قادیانیوں کو نقصان پہنچائے گی۔

اس خدشہ کا ثبوت بھی ایک حالیہ سوالنامے سے مل گیا ہے۔ جو کہ حکومتی (O & M DIVISION) نے پبلک سیکٹر کے زیر تحویل کارپوریشنوں کے عملہ کے لیے شائع کیا ہے۔ اس میں دیگر ضروری کوائف کے علاوہ مذہب کے بارے میں بھی ایک استفسار کیا گیا ہے۔ مذہب کے لیے کئی خانے ہیں۔ جیسا اسلام، احمدی، ہندو، عیسائی وغیرہ۔ قادیانی حضرات کے لیے "احمدی" کا خانہ رکھا گیا ہے۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک نام "احمدؐ" کی نسبت سے انہیں احمدی نہیں کہنا چاہیے۔ مزید براں ان فارموں پر کوئی حلف نامہ درج نہیں۔ سرکاری اداروں کے فارموں میں جیسا حلف نامہ درج ہوتا ہے۔ ویسا ہی حلف نامہ نیم سرکاری اداروں کے فارموں پر بھی ہونا چاہیے۔ اب ظاہر ہے کہ ایسے حلف نامہ پر دستخط کیے بغیر کسی کا دعوئے مسلمانی ہمارے موجودہ حالات میں معتبر نہیں۔ کیونکہ قادیانی حضرات تو اپنے آپ کو "مسلمان" سمجھتے ہیں۔ بلکہ الٹا وہ مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ دوسرا ستم یہ ہے کہ اس نام نہاد سروے میں ملازمین کو یہ بھی نہیں کہا گیا کہ وہ اپنے پُرکردہ فارموں پر بطور تصدیق دستخط ہی کردیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے گا۔ اور اس کے دستخط بھی اس نام نہاد سروے فارم پر نہ ہوں گے اور بالآخر حکومت اس "سروے" کے نتیجہ میں اعلان کرے گی کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں حکومت میں

مرزائی یا تو ہیں نہیں یا آٹے میں نمک کے برابر۔

لہٰذا حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس معاملہ کی چھان بین کی جائے۔ قادیانیوں کے بارے میں سروے کے نتائج کو مزید تاخیر کے بغیر منظر عام پر لایا جائے اور کلیدی ملازمتوں سے قادیانیوں کی علیحدگی کے مسئلہ کو مزید التوا میں نہ ڈالا جائے۔ اور سرکاری ملازمتوں میں ان کا حصہ عددی قوت سے زائد نہ ہو۔ اگر صدر مملکت مسلمانوں کے اندر موجود اس دیرینہ مطالبے کو پذیرائی بخشیں تو نفاذ اسلام کی راہ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ دور ہو سکتی ہے۔

حالیہ صدارتی آرڈیننس ارتداد قادیانیت کا موثر و مکمل حل نہیں ہے (اراکین مجلس شوریٰ علمائے کرام کیلئے لمحہ فکریہ)

قادیانیوں کے بارے میں حالیہ آرڈیننس کو علمائے کرام نے تحسین کی نظر سے دیکھا ہے۔ لیکن ایک باریک نقطہ جو نظروں سے اوجھل ہوگیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ۱۹۷۴ کے دستور پاکستان میں ترمیم یا آرڈیننس کے اجراء سے ایک طرح سے ہم نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کی سرکوبی کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ اور اس کے ماننے والوں کو تمام مراعات کے ساتھ غیر مسلم اقلیت کی حیثیت دی جائے گی۔ گویا اس طریقۂ کار سے غیر ارادی طور پر ہم نئے نئے فرقوں کے جنم لینے کا دروازہ کھول رہے ہیں۔ اس فتنہ کا شرعی حل تو وہی تھا جو کہ حضورؐ نے اپنی زندگی میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے لیے تجویز کیا تھا جس کو آپ نے اپنے مکتوب میں صاف طور پر لکھا تھا کہ اگر تم (مسیلمہ کذاب) نے توبہ نہ کی تو تمہارے خلاف جہاد کیا جائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے باوجود ناساعد حالات ہونے کے حضورؐ کے فرمان کی تعمیل میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد و قتال کیا جس میں مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ سات سو حفاظ قرآن نے جام شہادت نوش کیا اگر یہ مسئلہ ایسا اہم و سنگین نہ ہوتا تو حضرت ابوبکرؓ بھی مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے۔ مگر اس سے یہ فتنہ اور قوت پکڑتا اور آج عالم اسلام کی پتہ نہیں کیا حالت ہوتی اور خود اہل سنت والجماعت اب تک خود شاید اقلیت بن جاتی۔

ایک نظریاتی مملکت میں ارتداد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ایران کی حالیہ مثال واضح ہو جہاں بہائی فرقے کے خلاف قتال کرکے انہیں صفحۂ ہستی سے مٹایا جارہا ہے۔ اس طرح قادیانی فتنہ (ارتداد) کا علاج بھی وہی ہے جو کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تجویز فرمایا اور جس کو حضرت ابوبکر نے عملی جامہ پہنایا۔ احقر کو اچھی طرح یاد ہے کہ بھٹو دور میں ختم نبوت کی تحریک میں جامع مسجد اسلام آباد میں ایک جلسے کے دوران ایک شیعہ عالم نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم پر الزام ہے کہ ہم ابوبکرؓ کو نہیں مانتے مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ (سنی حضرات) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو نہیں مانتے اگر آپ ان کو مانتے تو ان کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے اور آج مرزائیوں کا وجود نہ ہوتا[1] جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کا قائل نہیں ہے۔ وہ کاذب مرتد اور واجب القتل ہے حقیقت یہ ہے کہ حالیہ آرڈیننس میں ختم نبوت کا اصول سہواً نظر انداز ہو گیا ہے۔ علمائے کرام، اراکین مجلس شوریٰ اور اسلامی نظریاتی کونسل کو اس کے بارے میں سوچ وبچار کرکے اس فتنہ کا وہی علاج تجویز کرنا چاہیے۔ جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے ثابت کرکے دکھایا۔

لہٰذا شرعی تقاضوں کے بموجب قادیانی حضرات کو کچھ عرصہ کے لیے توبہ کی مہلت دی جائے۔ اگر وہ توبہ

باقی صفحہ ۲۰ پر

[1] مجلس شوریٰ میں ایک سوال کے دوران وزیر مذہبی امور نے بتایا ہے کہ ۱۹۸۱ کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں قادیانیوں کی کل آبادی ایک لاکھ سے ذرا اوپر ہے یعنی ۱۰۳۲۴۴ (بحوالہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۹ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ)

مسلم کی تعریف

ظہیر احمد تاج - پی - ای - سی - ایچ سوسائٹی ۔ کراچی

مسلم وہ ہے جو کہ گو ہو یعنی جو شخص اسلام کے کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے تقاضوں کا پابند ہو وہ ملت مسلمہ کا فرد کہلانے کا مستحق ہے۔ اسلام لانے کے لیے ہر کافر کو یہی کلمہ پڑھایا جاتا ہے اور اس کے تقاضوں سے آگاہ کیا جاتا ہے

کلمہ طیبہ کے تقاضے یہ ہیں،

دل سے تصدیق زبان سے اقرار کرے اور اسکے مطابق عمل کرنے کا عہد کرے کہ

۱۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

یعنی اللہ ایک ہے، وہی معبود ہے اس کے سوا کوئی اور نہ اِلٰـہٗ ہے اور نہ عبادت کے لائق ہے۔ اس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں اس کی جملہ تعلیمات اور احکام برحق ہیں۔ ان پر ایمان رکھنا اور ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ کی اطاعت پر ثواب اور انعام کا اور نافرمانی کرنے پر گنہ گار ہونے اور سزا ملنے کا عقیدہ رکھنا توحید کا تقاضا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (ان پر اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ہو) اللہ کے احکام اور تعلیمات پہنچانے والے اور توحید کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ وہ اللہ کی وحی کے حامل، رسالت کے امین اور اللہ کی عبادت کے طریقے سکھانے والے ہیں۔ اللہ کی وحی اور رسالت کا نام قرآن مجید ہے۔ اور اس پر جس طرح آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عمل کر کے نمونہ قائم فرمایا، اس کا نام سنت اور اسوہ حسنہ ہے۔ اللہ پر ایمان لانے اور عبادت کرنے کا یہی صحیح طریقہ ہے۔

کلمہ طیبہ کے مذکورہ تقاضوں کے برخلاف جو شخص یہ ایمان اور عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے یا اللہ کا کوئی شریک ہے۔ جو کلی یا جزوی طور پر عبادت کے لائق ہے۔ اور آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی اور صاحب وحی ہے جس پر ایمان لانا چاہیے تو ایسا ایمان اور عقیدہ رکھنے والا شخص اور نبوت و وحی کا مدعی دونوں کافر اور مشرک ہیں۔

اس مختصر تعریف کی وضاحت اور تفصیل قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیثوں میں بیان کی گئی ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ کی پہلی پانچ آیتوں اور آیت نمبر ۱۷۷ کا مطالعہ کریں۔ اور مندرجہ ذیل نکتہ پر خاص توجہ دیں۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ (۲/۴)

اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس تعلیم پر جو لے کے نبی آپ نازل کی گئی اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئی۔

نکتہ یہ ہے کہ انسانوں کی ہدایت کے لیے وحی اور کتابیں نبیوںؑ اور رسولوںؑ پر نازل ہوتی رہی ہیں۔ جن کا سلسلہ آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جاری رہا ـــــ آپ پر یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔ چنانچہ اسی

وحی پر ایمان لانے کے لیے کہا گیا ہے جو آپؐ سے پہلے نبیوں اور رسولوں پر نازل ہوئی اگر یہ سلسلہ جاری رہتا تو آپؐ کے بعد آنے والے نبیوں اور نازل ہونے والی وحی پر ایمان لانے کے لیے بھی کہا جاتا، مگر قرآن مجید کی کسی آیت میں اس قسم کا اشارہ تک نہیں۔ اس نکتہ کی مزید وضاحت سورہ مائدہ کی آیت ۳ میں حسب ذیل ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (۵/۳)	آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

اللہ جل شانہٗ کا یہ شہنشاہی فرمان وحی نبوت و رسالت کی تکمیل اور دین کی نعمت کے پورا ہوجانے کی نہایت واضح دستاویز ہے۔ اسی کی اتباع میں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کی حدیث مبارکہ ہے۔ ان واضح الحکامات کے مطابق ایمانیات کا اجرا بند ہو چکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی پر ایمانیات کی حدبندی اور تکمیل کر دی گئی۔ یہی فلسفۂ ختم نبوت ہے۔ اب قیامت تک آپ ہی کا عہد نبوت و رسالت ہے۔

لہٰذا ہر کلمہ گو اور دائرہ اسلام میں رہنے والے شخص (مسلم) کے لیے لازمی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو کلمہ طیبہ کے تقاضوں کا پابند رکھے، ان حدود سے باہر نہ جائے، نہ ان حدود میں کمی بیشی کا عقیدہ رکھے۔ اور ان لوگوں کو قطعی کافر سمجھے جو کلمہ طیبہ کے تقاضوں کے برخلاف عقیدہ رکھتے ہوں۔

آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص یا گروہ اجرائے ایمانیات کا قائل ہے۔ اور جو شخص وحی و نبوت کا دعویٰ کرکے اپنے اوپر کسی حیثیت سے بھی ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔ وہ اللہ پر افترا باندھتا ہے۔ اور اسلام کا باغی ہے اور جو لوگ ایسے شخص پر ایمان لائیں یا اُسے کسی درجہ میں بھی اپنا پیشوا مانیں وہ نادان گمراہ اور کافر ہیں۔

غلط فہمی کا ازالہ

یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ کردینا مناسب ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کے دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کے بارے میں احادیث کی کتابوں میں بکثرت روایات موجود ہیں۔ ان روایات کا مدعا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ قیامت کے قریب فریضہ جہاد کی ادائیگی کے لیے دنیا میں تشریف لائیں گے، (جو در حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنے کی غرض سے نازل ہوں گے۔) اور یہ جہاد یہودیوں اور نصرانیوں کے خلاف ہوگا۔

یہ ایک موقت اور محدود عمل ہوگا۔ اس میں نبوت کے دعویٰ اور ایمان لانے کی دعوت کی کوئی بات نہیں یہ ایک پیشین گوئی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تجدید ایمان کا حکم نہیں، وہ پہلے سے نبی اور رسول ہیں۔ کسی نبی اور رسول کے بارے میں تجدید ایمان کی ضرورت نہیں۔

بقیہ : سانحات ارتحال

اظہار تعزیت

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا مفتی محمد عبداللہ (ملتان)، حافظ حسام الدین والی عبداللہ، خواجہ محمد حبیب جالندھری، مولانا عبدالشکور دین پوری کی والدہ محترمہ، مولانا محمد اسلم چشتی (گوجرہ) اور مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری (ملتان) کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پر ملال پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی گئی۔

دعا کی درخواست

چند ماہ پیشتر میرے والد مرحوم دار البقاء کو چلے دیے۔ قارئین ہفت روزہ ختم نبوت سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ شکریہ

خلیل جلیس

کاروان ختم نبوت

- مولانا قاضی قطب الدین کی تشریف آوری
- دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کا افتتاح
- ختم نبوت وفد کی بیرون ملک دورے سے واپسی

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کا افتتاح

آج مورخہ ۴ فروری ۸۵ء بروز سوموار جناب عبد الرحمٰن یعقوب باوا جنرل سیکرٹری مجلس کراچی، مولانا منظور احمد الحسینی سیکرٹری اطلاعات و نشریات مجلس کراچی کے ساتھ حیدر آباد ڈویژن مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا افتتاح کرنے کے لیے ۱۱ بجے دن حیدر آباد پہنچے۔ اس شہر میں دفتر کافی عرصہ سے کرایہ کے مکان میں تھا۔ اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ یہاں جگہ خرید کر نیا دفتر بنایا جائے۔ الحمد للہ مقامی، مرکزی اور کراچی کے احباب کے مشورے کے بعد شہر کے وسط میں ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کی مین روڈ پر زمین خرید لی گئی اور جلد ہی تعمیری کام شروع کرا دیا گیا۔ پہلی منزل تعمیر ہو چکی ہے۔ دوسری منزل زیر تعمیر ہے۔ حیدر آباد کی مجلس کے اراکین کے مشورے سے طے پایا کہ جلد از جلد اس جدید دفتر کا افتتاح کرکے اس میں کام شروع کر دیا جائے۔ چنانچہ مولانا نذیر احمد مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کی دعوت پر کراچی سے یہ دونوں حضرات پہنچے۔ دوپہر کا کھانا جناب حاجی خالد صاحب کے گھر کھایا گیا۔

نماز ظہر کے بعد کافی تعداد میں علماء کرام اور دیگر حضرات مجلس کے اس عظیم الشان جدید دفتر میں جمع ہوگئے۔ مولانا نذیر احمد بلوچ مبلغ مجلس حیدر آباد نے چند ابتدائی کلمات کہے جب کہ مولانا قاری منظور الحق صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ حیدر آباد شہر میں دفتر کا قیام نہایت ضروری تھا۔ الحمد للہ کہ شہر کے وسط میں اللہ تعالیٰ نے جگہ عطا فرمائی ہے۔ ان شاء اللہ یہاں سے ختم نبوت اور رد قادیانیت پر بھرپور کام ہوگا۔ پھر آپ نے جناب عبد الرحمٰن یعقوب باوا صاحب سے مل کر حال ہی میں (سعودیہ، کینیا، ساؤتھ افریقہ، ماریشس اور ری یونین) کا جو دورہ کیا اس کی مختصر روداد حاضرین کو سنائی بعد ازاں حیدر آباد کے مشہور عالم دین مولانا عبد الحق صاحب نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔ اسی دوران شرکاء اجلاس میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور یہ پر رونق مجلس قاری منظور الحق صاحب ناظم اعلیٰ مجلس حیدر آباد کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ افتتاح کے موقع پر مولانا قاری منظور الحق مولانا عبد الحق صاحب، مولانا نذیر احمد بلوچ مبلغ مجلس، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا عبد السلام، مولانا رب نواز، مولانا غلام حسین صاحب جناب الحاج خالد صاحب کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

مولانا قاضی قطب الدین کی دفتر تشریف آوری

ساؤتھ افریقہ کیپ ٹاؤن کی مشہور دینی سماجی تنظیم "مسلم جوڈیشل کونسل" کے نائب صدر مولانا قاضی قطب الدین ۲۰ فروری ۸۵ء بروز اتوار دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی تشریف لائے آپ ندوۃ الشباب ریاض (سعودی عرب) کے جلسہ میں شرکت کے بعد کراچی پہنچے تھے۔ آپ کا قیام کراچی

میں ۹ دن رہا۔ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔ آپ کی خدمت میں انگریزی، اردو، عربی کتب و رسائل اور ہفت روزہ ختم نبوت کے کچھ پرچے پیش کیے گئے۔ آپ ۹ فروری صبح ۲ بجے بذریعہ طیارہ سنگاپور روانہ ہوگئے۔ وہاں سے آپ کی براستہ کولمبو، ساؤتھ افریقہ روانگی ہوگی۔ ایرپورٹ پر جماعتی کارکنوں اور جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا سیکرٹری جنرل مجلس کراچی نے الوداع کہا۔

ختم نبوت وفد کی بیرون ملک دورہ سے واپسی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے عالمی مبلغ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی اپنے چار مہینے کا دورہ مکمل کرنے کے بعد آج کراچی واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے سعودی عرب، کینیا، ساؤتھ افریقہ، ماریشس اور ری یونین کا تفصیلی دورہ کیا۔ ساؤتھ افریقہ کے قیام کے دوران انہوں نے قادیانی مقدمہ کے سلسلے میں پاکستان سے آنے والے وفد کی معاونت کی۔ انہوں نے وطن واپسی پر اپنے بیان میں کہا کہ پوری دنیا کے مسلمان پاکستان سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔ اور یہاں کے مسلمانوں کو باہمی متحد و متفق اور پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب کہ مسلمانوں کے اتحاد کے لیے سب سے بڑا خطرہ قادیانیت ہے۔ جس کا سدباب نہایت ضروری ہے۔ قادیانیت کے خلاف جنرل محمد ضیاء الحق کے صدارتی فیصلے کو پوری دنیا میں سراہا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت اور مسلمانوں کی کوشش سے اب قادیانیت پوری دنیا میں دم توڑ رہی ہے۔

باقی صفحہ ۲۲ پر

بقیہ: خصائل نبوی

سے تحقیق کیا ان کو علم نہ ہوگا اس میں کوئی اشکال نہیں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ نماز جو اس حدیث میں ذکر کی گئی چاشت کی نماز نہ تھی بلکہ مکہ مکرمہ فتح ہونے کے شکرانہ کی نماز تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کوئی مسرت ہوتی ہے تو شکرانہ کی نماز پڑھتے تھے یہ بھی ممکن ہے کہ ان آٹھ رکعات میں سے کچھ حصہ چاشت کی نماز ہو اور کچھ حصہ شکرانہ کی نماز ہو۔

بقیہ: گلدستہ

و لذات کے سامان فرواں ہیں۔

پس ایسے نازک اور خطرناک دور میں شیخ کے وجود کو، جو واحد ذریعہ نفس سے مدافعت کا ہے، غنیمت کبریٰ سمجھنا چاہیے ورنہ یہ شہوات و لذات کا طوفان دوزخ کے غار میں بے دھکیلے نہیں چھوڑے گا۔ غرضیکہ بقول حضرت تھانویؒ کے نفس سے بچاؤ اور خدائے تعالیٰ کے وصول کا مختصر راز ان دو الفاظ میں مضمر ہے، شیخ کو اپنے حالات کی اطلاع اور جو علاج وہ تجویز کرے اس کا اتباع۔ بس یہ ہے خلاصہ اس راہ خیر و برکت کا، نہ احوال مطلوب ہیں نہ کیفیات، بلکہ صرف ایمان بچا کر اپنی قبر میں لے جانا ہے کہاں کے مقامات اور کہاں کے احوال۔ ایمان کے بچانے کی فکر اصل ہے کہ اسی پر نجات موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ راضی و خوش رہیں اور اپنے فضل سے بچالیں اور جنت میں جگہ دے دیں بس سمجھیے کام بن گیا۔

تبدیلی پتہ:

مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کا دفتر جو پہلے کرایہ کے مکان لطیف آباد نمبر ۸ میں تھا۔ اب دفتر اپنی ذاتی عظیم الشان عمارت میں منتقل ہو چکا ہے۔ احباب پتہ نوٹ فرمالیں۔

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
لطیف آباد نمبر ۲ آٹو بھان روڈ
حیدرآباد

بقیہ: چند تجاویز

کی دعوت دینی چاہیے اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ ان کو اسلام میں داخل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا ہمارا اہم فرض ہے۔

سانحاتِ ارتحال

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

پچھلے دنوں مجاہد اسلام، عالم باعمل استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب، ملتان میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ دنیائے اسلام کی عظیم یونیورسٹی اور دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل تھے۔ آپ ایک عرصہ تک ملتان کی مشہور دینی درسگاہ خیرالمدارس میں حدیث کے استاد اور شعبہ افتاء کے صدر رہے۔ اسی طرح آپ نے ملتان کے دوسرے دینی ادارے مدرسہ قاسم العلوم میں بھی تدریس کا کام کیا۔

پاکستان بننے کے بعد آپ نے دینی حلقے کی علمی پیاس بجھانے کے لیے اردو اور عربی میں ماہنامہ "الصدیق" جاری فرمایا جس نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اسی طرح آپ نے ملتان میں ایک کتب خانہ "صدیقیہ" کی بنیاد رکھی۔ جس سے ایک عرصہ تک عظیم علمی کتب شائع ہوتی رہیں۔ اس کتب خانے کا شمار ملتان کے قدیم کتب خانوں میں ہوتا ہے۔ کئی سال پہلے آپ کے تین چھوٹے بھائی، مولانا عبدالرحیم مالک کتب خانہ رحیمیہ، مولانا عبدالکریم مالک کتب خانہ کریمیہ اور مولانا عبدالعزیز یکے بعد دیگرے دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اس طرح تمام خاندانوں کی ذمہ داری آپ پر آن پڑی جس کو آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔

گزشتہ پانچ سال سے آپ کا قیام کراچی میں تھا۔ اس دوران جامع مسجد باب الرحمت مجلس تحفظ ختم نبوت میں جمعہ کے اجتماعات سے بھی خطاب فرماتے رہے۔ آپ نے ایک سال تک حرمین شریفین میں قیام فرمایا۔ جہاں قرآن مجید کی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کا ارادہ مستقل طور پر حرمین شریفین میں رہنے کا تھا۔ آپ کو اقامہ بھی مل چکا تھا آپ اپنے اہل وعیال کو لینے کے لیے پاکستان آئے تو اسی دوران پیغام اجل آپہنچا اور آپ اللہ کو پیارے ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

ادارہ ختم نبوت آپ کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت حافظ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ عربیہ احیائے العلوم ماموں کانجن کے بانی و مہتمم اور قافلہ احرار کے بے باک سپاہی حضرت حافظ حسام الدین ۱۹ جنوری کو مختصر علالت کے بعد داغ مفارقت دے گئے۔ موصوف انتہائی پاک باز شخص تھے۔

اکابرین علمائے دیوبند سے والہانہ عقیدت اور محبت ان کی رگ وپے رچی ہوئی تھی۔ آنموصوف کی رحلت امت کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

ادارہ "ختم نبوت" آپ کے جانشین مولانا ضیاء الدین آزاد اور جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ (آمین)

آہ! خواجہ محمد حبیب جالندھری رح

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح امیر سوئم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے دیرینہ رفیق جناب خواجہ محمد حبیب صاحب کار کے ایک حادثے میں جاں بحق ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب آپ بھوکی سے ملتان آرہے تھے۔ کہ آپ کی کار بس سے ٹکرا گئی۔ آپ پچھلے تین سال سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر تھے۔

تقسیم سے قبل جالندھر میں مولانا خیر محمد جالندھری رح، مولانا محمد علی جالندھری اور دیگر علماء سے آپ کا خصوصی رابطہ تھا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ ملتان تشریف لے آئے اور مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہاں تک اسلام آباد کا دفتر آپ کی معاونت سے قائم کیا گیا۔ مولانا عبدالغفور مدنی سے آپ کا بیعت کا تعلق تھا۔ تمام دینی اداروں سے آخر دم تک گہرا تعلق رہا۔ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کی بال بال مغفرت اور کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شہید فی سبیل اللہ

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ پاکستان کے دینی مدارس میں سے ایک بڑا مدرسہ ہے۔ اس کے بانی و مہتمم حضرت شیخ الاسلام محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رح تھے۔ اس جامعہ میں ۱۷۰۰ کے قریب طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

جاپان، انڈونیشیا، ملائشیا، چین، جنوبی افریقہ، ایتھوپیا، مراکش، برطانیہ، فرانس، ہالینڈ، کینیا، یوگنڈا، صومالیہ، مالی، سری لنکا، ماریشیس، ری یونین، جزائر کومورو، مالدیپ کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈیڑھ سو طلبہ بھی یہاں اپنی علمی پیاس بجھانے میں۔

یہاں ملائشیا کے ۲۰ طلبہ پڑھتے ہیں ان میں سے ایک طالب علم "وان عبداللہ بن وان عبدالرحمٰن کوٹو بارو (کلانٹن) ملائشیا (کوالالمپور سے شمال کی طرف ۳۰۰ میل دور) کے رہنے والے تھے۔ اچانک دماغ کی شریان پھٹنے سے جاں بحق ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی عمر ۲۵ سال تھی۔ انہوں نے انجینئرنگ سے فراغت کے بعد اللہ کی راہ میں چار ماہ لگائے بعد ازاں (تقریباً تین سال پہلے) جامعہ بنوری ٹاؤن میں درجہ حفظ میں داخل ہوئے۔ پچھلے سال حفظ مکمل کرنے کے بعد قرآن مجید کو دہرا رہے تھے۔ آپ کا ارادہ فارغ التحصیل عالم بننے کے شعبہ فقہ و افتاء میں تخصص (پی۔ ایچ ڈی) کرکے ملائشیا میں دین متین کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنا تھا۔

۵ فروری بروز منگل چار بجے ان کے سر میں شدید درد ہوا پھر ایک مرتبہ قے ہوگئی۔ اسی حالت میں انہوں نے اللہ سے دعا مانگی اے اللہ! میری تمام غلطیوں کو معاف فرما اور پوری امت کو ہدایت عطا فرما۔ اس کے بعد انہوں نے کلمہ پڑھا اور بے ہوش ہوگئے۔ اسی حالت میں ان کو جناح ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں ان کے سر کا آپریشن ہوا۔ آپ بدستور بیہوش رہے اور جمعہ کی رات پونے ۹ بجے جان، جان آفریں کے سپرد کردی۔ ۹ فروری بروز ہفتہ پونے ۹ بجے ان کی لاش ان کے آبائی وطن کوٹو بارو ملائشیا بذریعہ طیارہ روانہ کردی گئی۔

یہ طالب علم بہت نیک، صف اول کے نمازی، تہجد گزار شب بیدار تھے۔ روزانہ تہجد کے بعد روزہ ان کا معمول تھا۔ پہلے صوم داؤدی رکھا کرتے تھے۔ جب کمزور ہوگئے تو سوموار اور جمعرات کا روزہ ان کا معمول تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ: نفاذ اسلام

کرکے دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں تو بہتر ہے ورنہ ان کے خلاف جہاد و قتال کرکے تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیطان نے ہمیں دھوکہ دے کر اصل راہ سے ہٹا دیا ہے اب بھی صراط مستقیم کی طرف لوٹنا کوئی مشکل کام نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حالیہ

صدارتی آرڈیننس باوجود نیک نیتی کے انسداد قادیانیت کا حل نہیں ہے۔ موجودہ حالات و واقعات شاہد ہیں کہ اس سے مسئلہ میں مزید الجھاؤ پیدا ہوگیا ہے۔ کیونکہ جس مسئلہ کے حل کے لیے کتاب و سنت اور طریقِ خلفائے راشدین سے رہنمائی حاصل نہیں کی جائے گی۔ اس میں سلجھاؤ کی بجائے الجھاؤ کا پیدا ہونا یقینی ہے اس الجھاؤ سے نکلنے کے لیے ہمیں فوری طور پر ارشاد باری تعالیٰ اور فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔
(سورۃ احزاب : ۳۶)

اور کسی ایماندار مرد اور ایماندار عورت کی گنجائش نہیں ہے۔ جب کہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیدیں کہ پھر ان کو ان (مومنین) کے اس کام میں اختیار باقی ہے۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا۔ وہ صریح گمراہی میں پڑا۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔
(سورۃ توبہ : ۳۹)

اگر تم نہ نکلو گے (اللہ کی راہ میں) تو اللہ تعالیٰ تم کو سخت سزا دے گا اور تمہارے بدلے دوسری قوم پیدا کر دے گا (اور اس سے اپنا کام لے گا) اور تم اللہ کے دین کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکو گے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے کہ

من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ

جو شخص زندہ رہا میرے بعد تم میں سے وہ بہت اختلاف دیکھے گا، لازم پکڑو میرے طریقہ کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو، اس کے ساتھ بھروسہ کرو اور دانتوں سے اسے مضبوط پکڑ لو۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

بقیہ : آسمانی فیصلہ

بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہیضہ کی سے جہنم واصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مولوی ثناء اللہ صاحبؒ اور تمام مسلمانوں کو خوش کر دیا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ مرزا قادیانی کے مرنے کے چالیس برس بعد تک زندہ رہے۔ اور ۱۹۴۸ء میں سرگودھا (پاکستان) میں وفات پائی۔

ہیضہ

قادیانی امت عموماً یہ کہا کرتی ہے کہ مرزا صاحب ہیضہ کی موت سے نہیں مرے۔ ہیضہ کی موت سے مرنے کا ہمارے پاس ایک بیّن ثبوت مرزا غلام احمد کے خسر میر ناصر نواب کا بیان ہے۔ میر ناصر نواب مرزاجی کی وفات کے چشم دید حالات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"جس سفر میں آپ (مرزا غلام احمد) کو سفر آخرت پیش آیا بندہ آپ کے ہمراہ تھا۔ اس شام کی سیر میں بھی شریک تھا۔ جس کے دوسرے روز قبل از دوپہر حضور نے انتقال فرمایا۔ حضرت مرزا صاحب جس رات بیمار ہوئے میں اس رات اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا۔ تو آپ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات نہیں فرمائی یہاں تک کہ صبح دس بجے آپ کا انتقال ہوگیا۔"

(حیات ناصر ص ۱۴)

بقیہ : کاروانِ ختم نبوت

ٹنڈو آدم

قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں

قادیانیوں نے پورے ملک میں اور بالخصوص سندھ میں خونریزی کا منظم پروگرام بنایا ہے۔ اس میں بااثر قادیانی حکام بھی شریک ہیں۔ نوابشاہ میں قادیانیوں کا ایک خونی ڈرامہ ناکام بنا دیا گیا۔ حکومت اور عوام فوری متوجہ ہوں ورنہ پانی سر سے گزر جائے گا۔ ۲۸ جنوری کو نواب شاہ شہر میں اچانک قادیانیوں نے پھر سے اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ پینٹ کی تختی پر لکھوا کر لگالیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور علماء کرام و معززین شہر نے اس کا نوٹس لیا۔ تو تختی ہٹا کر کاغذ پر کلمہ طیبہ اور اس کا ترجمہ لکھ کر لگا دیا۔

۲۸ جنوری کی شام کو دیکھا گیا کہ قادیانی عبادت گاہ کے باہر عجیب سی نقل و حرکت شروع ہوگئی اور نئے نئے چہرے دیکھنے میں آئے۔ پھر پینٹ کی تختی پر کلمہ طیبہ تحریر شدہ ان کی عبادت گاہ پر لگ گیا۔ جس سے عوام میں بالخصوص نوجوانوں میں اشتعال پیدا ہوا۔ مگر مقامی علماء و معززین شہر نے حالات کو کنٹرول میں لیا۔ اور ۲۹ جنوری کو مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے راہنماؤں مولانا محمد ارشد امیر، مولانا محمد ابراہیم ناظم اعلیٰ اور مولانا محمد درویش نائب ناظم اعلیٰ و ناظم نشر و اشاعت اور مولانا محمد اسجد مجلس عاملہ کے ناظم اعلیٰ، علامہ فریدی، مولانا اللہ بخش اور مولانا غلام قادر صاحب و دیگر کئی سرکردہ علماء نے معززین شہر نے ڈی سی صاحب ملاقات کی اور حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا۔ جناب ڈی سی صاحب نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے۔ کلمۂ عبادتگاہ سے کلمہ طیبہ ہٹوایا۔ اس سے قبل قادیانیوں نے فوراً کاغذ پر کلمہ طیبہ بمع ترجمہ لگا دیا۔ جسے پولیس نے نہایت ادب و احترام سے اتار دیا۔ واضح ہو کہ مجلس کے باوثوق مخفی ذرائع کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ پورے ملک میں قادیانیوں نے یہ پروگرام بنایا ہے۔ کہ اس طرح مسلمانوں کو اشتعال دلا کر کلمہ طیبہ کو اتارنے کے لیے ابھارا جائے اور پھر یکایک فائرنگ کر کے شہید کر دیا جائے۔ اس غرض کے لیے سندھ کے بعض بااثر قادیانیوں کے یہاں مسلح قادیانی گوریلا پہنچا دیئے گئے تھے۔ اگر ختم نبوت کے مقامی رہنما، علماء کرام و معززین شہر اس سازش سے بروقت باخبر نہ ہوتے اور مسلمانوں کے جذبات کو قابو میں نہ رکھتے تو ۲۸ جنوری کی رات اور ۲۹ کے دن مسلمانوں کی زبردست خونریزی ہوتی۔ اسی طرح کا ایک واقعہ پشاور میں بھی رونما ہو چکا ہے۔ وہاں کی انتظامیہ نے بھی فرض شناسی و مستعدی کا ثبوت دیتے ہوئے کافرانہ عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ کو اتار کر قادیانیوں کے خونی ڈرامہ کو ناکام بنا دیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر علامہ حمادی اور مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ کے راہنماؤں اور علمائے کرام و معززین شہر نے قادیانیوں کی اس سازش پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے۔ حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف اگر موثر اور بروقت کاروائی نہ کی گئی تو ملک کی سرزمین کو مسلمانوں کے خون سے قادیانی رنگ دیں گے۔ اور ملک کو تباہی کے کنارے پہنچا دیں گے۔

مجلس عمل اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے عوام پر زور دیا ہے کہ اپنے جوش و جذبہ پر قابو رکھیں اور ہوش کو بروئے کار لاکر اس قسم کے واقعات کے رونما ہونے پر فوراً انتظامیہ سے رجوع اور قانون کو اپنے ہاتھ لینے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر علامہ حمادی نے اور نواب شاہ کے رہنمایان مجلس تحفظ ختم نبوت و مقتدر علماء و معززین شہر نے جناب ڈی سی صاحب نواب شاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے۔ پرزور مطالبہ کیا ہے کہ حالیہ قادیانی آرڈیننس ۲۰ کی خلاف ورزی، پر نوابشاہ کے سرکردہ قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا جائے اور نیز سزائیں دیجائیں۔ نیز سندھ کے اس قادیانی وڈیرہ پر بھی کڑی نظر رکھی جائے نیز علمائے اسلام و امت سے متحد و متفق رہنے اور قادیانی فتنہ پرداز کو سمجھنے کی اپیل کی گئی۔

ٹنڈو آدم کی تمام اہم مساجد کی قرارداد میں

۱۔ یہ عظیم اجتماع صدر مملکت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جو سیاسی پارٹیاں اور لیڈر قادیانیوں کی حمایت کر چکے ہیں۔ یا قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہوں۔ ان سب کو انتخابات کے لیے "نااہل" قرار دے دیا جائے اس لیے کہ قادیانیت نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان سے کھلی بغاوت ہے۔ تاوقتیکہ یہ لیڈر اور پارٹیاں قادیانیت کے بارے میں اسلامی فیصلہ کو تسلیم کریں اور اپنی غلطی کی قوم سے معافی مانگ لیں۔

۲۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ قادیانیوں کو اقلیتی حیثیت سے انتخابات میں حصہ نہ لینے دیا جائے۔ کیونکہ حکومت سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس لیے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ورنہ امت مسلمہ ان کی شجرہ برادریوں کی وجہ سے حکومت اور جناب صدر مملکت کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہوگی۔

مرزا خان قادیانی کو گرفتار کیا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر علامہ حمادی نے کراچی سے حلقہ ۷۶ سے اقلیتی گروہ قادیانیوں سے تعلق رکھنے والے مرزا قادیانی کا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے انتخاب لڑنے کی ناپاک جسارت پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی (۲۶ جنوری ۸۵ء) کے مطابق الیکشن کمیشن نے دیگر ۱۹ امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کو مختلف وجوہات پر رد کرتے ہوئے بیسویں امیدوار قادیانی مرزا خان کا اقلیتی گروہ سے تعلق رکھنے کی بنا پر کاغذات نامزدگی رد کر دیے۔ واضح ہو کہ حکومت قادیانیوں کے لیے الگ اقلیت کی سیٹ مقرر کر دی ہے۔

علامہ حمادی نے حلقہ ۷۶ کراچی کی پولیس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حالیہ قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر مرزا خان قادیانی پر مقدمہ قائم فوراً گرفتار کرے۔

باقی ص ۱ پر

SHAMSI

For

CANVAS

&

TENTS

SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.

(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3. Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2.
Phones: 221941 - 236081
Grams: "Canvas" Karachi.
Telex: 24446 [illegible]

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road,
Karachi-16
Phones: 290443 - 290144

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

انوارِ مدینہ

اللہ رے یہ وسعتِ آثارِ مدینہ　　عالم میں ہیں پھیلے ہوئے انوارِ مدینہ

روشن رہیں دائم در و دیوارِ مدینہ　　تا حشر رہے گرمئ بازارِ مدینہ

ہے شہرِ نبی آج بھی فردوس بداماں　　جاری ہے وہی موسم گلبارِ مدینہ

پھرتے ہیں تصور میں وہ پُرکیف مناظر　　تا حدِ نظر ہیں گُل و گلزارِ مدینہ

جس قلب میں یارانِ نبیؐ کی ہو عقیدت　　کُھلتے ہیں اُسی قلب پہ اسرارِ مدینہ

معمورِ صحابہؓ کی محبت سے رہے گا　　وہ سینہ کہ ہے مہبطِ انوارِ مدینہ

وہ آلِ محمدؐ ہوں کہ اصحابِ محمدؐ　　ہیں زینتِ دربارِ دُرر بارِ مدینہ

نسبت نہیں شاہوں سے نفیسؔ اہلِ نظر کو
کافی ہے انھیں نسبتِ سرکارِ مدینہ

حضرت سیّد انور حسین شاہ صاحب نفیس الحسینی زید مجدہم خلیفۂ مجاز حضرت رائے پوری